Regd. No. L. 5254
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۳ | ۸ فتح ۱۳۲۸ھ ش | ۸ دسمبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۸۱

اخبار احمدیہ

(رتن باغ) لاہور ۸ دسمبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

مکرم ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کو نزلہ اور زکام کی تکلیف بڑھ گئی ہے۔ تمام جسم میں درد محسوس ہوتی ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز صاحبزادی امۃ الوحید صاحبہ کو بخار کا چودھواں دن ہے۔ رات کے وقت بخار اتر جاتا ہے اور شام کو ۱۰۰ تک ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کاملہ وعاجلہ کے دعائیں جاری رکھیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے حالت کل کی نسبت بہتر رہی گو کمزوری ابھی بدستور ہے احباب محترم نواب صاحب کو اپنی خاص دعاؤں میں بدستور یاد رکھیں۔

بیرونی ممالک میں پاکستانی گیہوں کی مانگ دن بدن بڑھتی جارہی ہے

فاضل اناج سے تین گنا زائد مقدار کی درخواستیں موصول ہوچکی ہیں

کراچی ۷ دسمبر۔ حکومت پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے ایک بیان میں اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کا فاضل گیہوں حاصل کرنے کے لئے بیرونی ملکوں سے جو درخواستیں موصول ہورہی ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستانی گیہوں کی مانگ فاضل مقدار کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ صرف امریکہ کو چھوڑ کر باقی تمام براعظموں کے مختلف ممالک نے گیہوں خریدنے کی درخواست کی ہے۔ اور ابھی مزید درخواستیں بدستور موصول ہورہی ہیں۔ ان تمام ممالک کے ساتھ اناج کی فروخت کے بارے میں نہایت تسلی بخش طریق پر گفت و شنید جاری ہے۔ اگرچہ پاکستان ہر ملک کو گیہوں سپلائی کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گا۔ لیکن بڑھتی ہوئی مانگ کے پیش نظر یہ ظاہر ہے کہ ہر ملک کے مطالبہ کو بجنسہ پورا نہیں کیا جا سکتا۔

ریاست کے حکمرانوں کا اولین فرض

امبہ ۷ دسمبر۔ مسٹر لیاقت علیخاں وزیر اعظم پاکستان نے کل رات یہاں ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہر ملک اور ریاست کے حکمران کا یہ اولین فرض ہے کہ وہ عوام کی حالت کو بہتر بنانے اور ملک سے جہالت و غربت کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس زمانے میں ہر جگہ جمہوریت کا دور دورہ ہے۔ حکمرانوں کو بھی چاہیئے کہ وہ زمانے کے ساتھ ساتھ اپنے نظریات اور طریق حکومت میں تبدیلی کریں۔

لنکا اور پاکستان کے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں

کراچی ۷ دسمبر۔ لنکا کے نو ممبرین کا جو وفد مسٹر اے ایم رزاق کی قیادت میں بین الاقوامی اقتصادی اسلامی کانفرنس میں شرکت کے لئے آیا ہوا تھا۔ آج کراچی سے واپس کولمبو روانہ ہو گیا۔ مسٹر رزاق نے روانہ ہونے سے قبل ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ اس کانفرنس نے مسلمانوں کے لئے ترقی کی نئی راہیں کھولدی ہیں اور ہر طرح سے کامیاب رہی ہے۔ لنکا اور پاکستان کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ دونوں ملکوں کے تعلقات بہت دوستانہ ہیں۔ مجھے امید ہے کہ ایک دوسرے کے ہاں ہائی کمشنر مقرر ہو جانے پر یہ تعلقات اور زیادہ گہرے ہو جائیں گے۔

ہندوستان کشمیری عوام کو اظہار رائے کا موقع دینے سے عمداً گریز کر رہا ہے

جنرل اسمبلی میں پاکستانی نمائندے مسٹر ضیاء الدین کی تقریر

لیک سکیس ۷ دسمبر۔ جنرل اسمبلی میں پاکستان نے ہندوستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ کشمیری عوام کو ایک آزاد و غیر جانبدار استصواب کے ذریعہ اظہار رائے کا موقع دیئے بغیر ریاست کو ہندوستان کے ساتھ شامل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ کل رات جنرل اسمبلی میں بین الاقوامی قانون کمیشن کی رپورٹ پر بحث کے دوران میں پاکستان کے نمائندے مسٹر ضیاء الدین نے ہندوستان کو ملزم گردانتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ سلامتی کونسل کی ۱۳ اگست اور ۵ جنوری والی قراردوں میں یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ ریاستی عوام کو استصواب کا پورا موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنی قسمت کا آپ فیصلہ کریں۔ چنانچہ ہندوستان اور پاکستان نے ان قراردادوں کو غیر مشروط طور پر منظور کیا۔ اب اگر کوئی فریق بین الاقوامی ادارے کی وساطت سے طے پانے والے سمجھوتہ کو عمداً توڑنے کا مرتکب ہو رہا ہے تو کیا اتحادی اقوام اس صورت حال کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرلیں گی؟

اتحادی قوموں کے سیکرٹری جنرل نے اب اس امر کی تصدیق کردی ہے کہ کشمیر کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کرلی ہے۔ کمیشن نے بھی اعلان کیا ہے کہ سلامتی کونسل میں پیش ہونے کے فوراً بعد رپورٹ کو شائع کر دیا جائے گا۔ سلامتی کونسل میں رپورٹ پر بحث ممبران کمیشن کے لیک سکیس پہنچنے پر ہی کی جائے گی۔ پروگرام کے مطابق کمیشن کے ممبران ہفتہ کے روز جنیوا سے لیک سکیس روانہ ہو رہے ہیں۔

گورنر جنرل پاکستان آج لاہور پہنچ رہے ہیں

کراچی ۷ دسمبر۔ ہز ایکسی لنسی الحاج خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان مغربی پنجاب کے دورہ پر کراچی سے کل روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ کا یہ دورہ دس روز تک جاری رہے گا۔ اس عرصہ میں آپ مظفر آباد میں کالونی ٹکسٹائل ملز کے افتتاح کے علاوہ ڈیرہ غازیخاں میں شاہی جرگہ کی صدارت فرمائیں گے۔

سارا ایشیا کمیونزم کی زد میں

واشنگٹن ۷ دسمبر۔ نیشنلسٹ چین کے قائمقام صدر لائی سون جین نے جو آجکل علاج کی غرض سے امریکہ آئے ہوئے ہیں۔ اخباری نمائندوں کو ایک بیان دیتے ہوئے بتایا کہ میرے ملک میں صورت حال نہایت نازک ہو گئی ہے۔ اگر کمیونسٹوں کی بڑھتی ہوئی یلغار کو روکا نہ گیا۔ تو پھر سارا ایشیا بلا واسطہ کمیونزم ٭

٭ کی زد میں آجائے گا۔ انہوں نے اس بات پر کامل یقین کا اظہار کیا۔ کہ چینی عوام کمیونسٹ حملہ آوروں کے آگے کبھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔

بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر میو ہسپتال کو وسیع کرنا نہایت ضروری ہے

ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے ہسپتال کے مختلف شعبوں کا معائنہ فرمایا

لاہور ۷ دسمبر ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر گورنر مغربی پنجاب نے آج صبح ۱/۲ ۹ بجے ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز مغربی پنجاب کی معیت میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کا دو گھنٹے تک معائنہ فرمایا۔ پٹیالہ بلاک کے مختلف حصوں اور طلبہ اور سٹاف کے لئے قائم کی ہوئی لائبریریوں کے معائنہ کے بعد آپ کو تشخیص امراض دواسازی اور تشریح جسمانی کے شعبے دکھائے گئے۔ آپ نے تعلیم اور تحقیقاتی کام کے انتظامات سے گہری دلچسپی کا اظہار فرمایا۔ اور انتقال خون کے شعبے کو بھی خاص دلچسپی سے دیکھا۔ اسکے بعد ہز ایکسی لنسی میو ہسپتال میں تشریف لے گئے۔ اور تمام وارڈوں کا تفصیلی معائنہ فرمایا۔ مریضوں کو دی جانے والی خوراک بھی آپ کو دکھائی گئی۔ آپ کو یہ بھی بتایا گیا کہ لاہور کی آبادی بڑھ جانے کے باعث ہسپتال میں آنے والے مریضوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ہسپتال میں ان کے داخلے کے لئے جگہ کم ہے۔ اب ہسپتال کی توسیع کے لئے پلان تیار کئے گئے ہیں۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے ان تجاویز کے بارے میں ہز ایکسیلنسی سے تبادلہ خیالات کیا۔ آپنے ایکسرے کے شعبے کا بھی معائنہ کیا۔ جہاں پوسٹ گریجویٹ طلبہ اعلےٰ ریڈیالوجی کی تعلیم پا رہے ہیں۔ ان طلبہ میں مغربی پنجاب کے علاوہ مشرقی بنگال، صوبہ سرحد اور بلوچستان کے طلبہ بھی شامل ہیں ص

ص آخر میں آپ نے تپ دق کے وارڈ کے مریضوں کو دیکھا جہاں آپ کی خدمت میں ایک خوبصورت تحفہ پیش کیا گیا۔ جسے ایک مریض نے تیار کیا تھا۔ ان مریضوں کو یہاں چھوٹی چھوٹی چیزیں تیار کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں چھپوا کر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احمدی مجاہد کا ترانہ

میں نکلا گھر سے اک محشر جگانے | بلند و پست پر سکّہ بٹھانے
نہیں ہے کام میرا دل دکھانا | میں نکلا ہوں دلوں پر فتح پانے
سراپا حسن و احسانِ مسیحا | مجھے اک رہنما بخشا خدا نے
اُدھر شیطان لشکر لے کے نکلا | زمانے سے نشانِ حق مٹانے
بڑھا میں بھی خدا کا نام لیکر | لٹاتا علم و حکمت کے خزانے
زمیں والوں کو باتیں آسماں کی | سناتا ہوں کوئی مانے نہ مانے
ہر اک محفل میں قسمت آزمانے | چلا جاتا ہوں میں ہر ہر بہانے
اُدھر افریقہ و امریکہ پہونچا | اُدھر یورپ کے سارے مُلک چھانے
بہت عرصہ رہا غیروں میں بیکس | نہ پایا مجھ کو غافل ایشیا نے
میں پہونچا چین کو رستہ بتانے | کہیں جاپان کو مذہب سکھانے
گیا میں روس میں جنگ آزمانے | کبھی روما کو شانِ حق دکھانے
گیا میں جانبِ مصر و فلسطین | مسلماں کو مسلمانی سکھانے
سمرقند و بخارا میں بھی جا کر | حریمِ قدس کے گائے ترانے
اذانیں دیں کلیساؤں میں جا کر | کئے برہم بتوں کے کارخانے
مجھے ہر گام پر اس راہ میں آئی | مصیبت پر مصیبت آزمانے
نہ آئی پر مرے قدموں میں لغزش | مجھے وہ طاقتیں بخشی خدا نے
گرایا سامنے میرے جو آیا | نہیں جانے خطا میرے نشانے
نہیں فرصت مجھے ناہید ورنہ | بہت افکار تھے مجھ کو ستانے
بہت بارِ گراں میں نے اٹھانے | خدا کے فضل سے کچھ ہیں اٹھانے

ابھی کچھ اور بھی صحرا و دریا
ہیں میرے حوصلوں نے آزمانے

عباب الیمان ناہید

آئندہ سال ۵۱-۱۹۵۰ء کی گرانٹ کے متعلق ضروری اعلان

جن جماعتوں کو گرانٹ بابت سال ۵۰-۱۹۴۹ء ہمدردی جانی منظور ہوتی ہے انہیں اس کے متعلق قبل ازیں بذریعہ چٹھیات اطلاع کی جا چکی ہے۔ مئی ۱۹۵۰ء سے چونکہ نیا سال شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے بجٹ صدر انجمن احمدیہ سال ۵۱-۱۹۵۰ء کی تیاری کے سلسلہ میں ہر جماعت کی اندازہ رقم گرانٹ کی ضرورت ہے۔ اس لئے امراء و پریذیڈنٹ جماعت سے درخواست ہے کہ جس قدر رقم بطور گرانٹ وہ لینا چاہتے ہیں اپنا تفصیلی بجٹ بھجوا کر اس سے مطلع فرمائیں تا صدر انجمن احمدیہ سے منظوری لینے کے بعد اس کے مطابق بجٹ میں گنجائش رکھی جا سکے گرانٹ کے متعلق اطلاعات آخر دسمبر ۱۹۴۹ء تک دفتر بیت المال میں آ جانی چاہئیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ربوہ میں

۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ بمقام ربوہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۴۹ء منعقد ہوگا۔ (انشاء اللہ) احباب کثرت سے شامل ہو کر مستفید ہوں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ اور آپ کا فرض

یہ ایک ظاہر و باہر بات ہے کہ ہر کام کو شروع کرنے سے قبل ایک سکیم بنائی جاتی ہے اور اس پر جس قدر رقم خرچ ہونے کی توقع ہوتی ہے اس سے زیادہ رقم ہاتھ میں لے کر عملی کام شروع کیا جاتا ہے تا کہ اگر اندازہ سے زائد خرچ کی ضرورت پیش آ جائے تو کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جماعت احمدیہ ہر سال اپنے مرکز میں سالانہ جلسہ منعقد کیا کرتی ہے۔ قادیان میں عام طور پر اہم مسئلہ خورد و نوش کا ہی ہوا کرتا تھا کیونکہ روشنی اور رہائش وغیرہ کیلئے خدا کے فضل سے انتظامات تھے مگر اب ربوہ مرکز پاکستان میں وہ سہولتیں میسر نہیں ہیں۔ یہاں ہر قسم کا انتظام نئے سرے سے کرنا ہے۔ ضروری اشیاء بھی دوسرے شہروں سے منگوانی پڑتی ہیں۔ جس کی وجہ سے اخراجات میں زیادتی یقینی ہے۔ اس دفعہ جلسہ سالانہ پر خرچ کا اندازہ ۷۵۰۰۰/ روپیہ ہے۔ اس کے مقابل پر ۲۲ تک کی آمد ۱۸۰۰۰/ روپیہ سے بھی کم ہے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہ ہزارہا نفوس کے لئے رہائش خورد و نوش و دیگر متعلقات کیلئے کس قدر دقتوں کا سامنا کرنا ہوگا۔

اگر آپ نے اپنے ذمگی چندہ جلسہ سالانہ کو ابھی تک ادا نہیں کیا تو براہ مہربانی جلد ادا کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

نظارت بیت المال ربوہ

دین کی خاطر خرچ کرنے والا کبھی گھاٹے میں نہیں رہتا

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرنے والا اس زمیندار سے بدبخت نہیں ہو سکتا جو چند سیر دانے زمین میں ڈال کر کئی ہزار من غلہ حاصل کر لیتا ہے۔ اگر وہ دنیا کی خاطر دانے ڈال کر زیادہ کما لیتا ہے تو دین کی خاطر خرچ کرنے والا کب گھاٹے میں رہ سکتا ہے اگر کوئی گھاٹے میں رہتا ہے اس میں ضرور اس کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ ورنہ ہم نے تو دیکھا ہے کہ دین کی خدمت کرنے والے اور خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنا روپیہ خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے"

پس جب خدا تعالےٰ زمیندار کے مٹی میں ملائے ہوئے ایک دانہ کو سوگنا تک ترقی دے دیتا ہے تو وہ روپیہ جو خالصۃً اس کے دین کی خدمت کے لئے خرچ کیا جائے گا اسے کیوں ترقی نہ دے گا۔

پس اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کے دین کی اشاعت کے لئے اپنے ذمگی چندہ جات کو اپنے وعدوں کے مطابق پورا کر کے خدا تعالےٰ کے فضلوں کے مورد بنیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

روزنامہ الفضل لاہور

۸ دسمبر ۱۹۴۹ء

ذرا غور تو فرمائیے

(۲)

مولوی محمد حنیف صاحب کا ارشاد ہے کہ:۔

"اگر نبوت اتمام و اکمال کی ان منزلوں تک پہنچ چکی ہے۔ کہ اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہی۔ اگر آنحضرت نے دین کے تمام مضمرات کو بیان فرما دیا ہے تو آپ کے بعد کسی نئے ڈھونگ کی نہ صرف یہ کہ ضرورت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ نئی نبوت کے ماننے سے آنحضرت کے ساتھ جو دلی لگاؤ ہے اس میں فرق آتا ہے۔"

سوال ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام جو تعلیم لائے تھے وہ بنی اسرائیل کے لئے اتمام و اکمال کا درجہ رکھتی تھی یا نہیں؟ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اتنے دین کے جتنا بنی اسرائیل کے لئے ضروری تھا تمام مضمرات کو بیان فرما دیا تھا یا نہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو بقول شما حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت کے لئے نئے ڈھونگ (اعوذ باللہ) کی کیا ضرورت تھی۔ کیا حضرت ہارون علیہ السلام کی نئی نبوت کو ماننے سے حضرت موسےٰ علیہ السلام کے ساتھ جو بنی اسرائیل کا دلی لگاؤ تھا۔ اس میں فرق نہیں آسکتا تھا؟ کیوں؟ یا کیا آپ کا یہ من گھڑت اصول اس وقت (نعوذ باللہ) اللہ تعالےٰ کے ذہن میں نہیں آیا تھا۔ جس وقت حضرت موسےٰ علیہ السلام کی درخواست پر آپ کو نبی بنا دیا تھا پھر اللہ تعالےٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ سب رسولوں پر ایمان لاؤ کیا بغیر آپ کے اصول کو مدنظر رکھے فرما دیا ہے؟ اس سے بھی سادہ سوال یہ ہے کہ کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے حضرت موسےٰ علیہ السلام حضرت ہاروں علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام اور کسی دوسرے چھوٹے سے چھوٹے بنی اسرائیلی نبی علیہ السلام کے ساتھ جو آپ کو دلی لگاؤ ہے۔ اس میں فرق آگیا ہے۔ کیا مومنوں نے اللہ تعالےٰ سے یہ اقرار (نعوذ باللہ) جھوٹا کیا ہے کہ

لا نفرق بین احد من رسلہ

مولوی صاحب اپنے ایمان کی خبر لیجئے۔ خدا کا خوف دل میں پیدا کیجئے۔ اور محض اپنی وسیع النظر عالمیت اور شگفتہ نگار ادبیت پر بھروسہ نہ کیجئے ان خوشنمایانہ الفاظ کے فریب میں آکر حق کو قتل کرنے کی کوشش نہ فرمائیے۔ توبہ کیجئے توبہ کیجئے۔

خاتم النبین سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو بڑا نبی کوئی نہیں ہوا۔ یہ تو آپ بھی مانتے ہیں۔ پھر جب آپ کی بعثت سے کسی پہلے نبی کے ساتھ دلی لگاؤ میں فرق نہیں آتا۔ اور جو انبیاء علیہم السلام میں اس لحاظ سے فرق کرے۔ اس کا ایمان کامل نہیں رہتا۔ تو پھر ایک ایسے نبی کی بعثت سے جس کا دعوےٰ ہو کہ

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

ہاں ایسے نبی کی بعثت سے پھر سید الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو دلی لگاؤ ہونا چاہیئے اس میں کس طرح فرق پڑ سکتا ہے؟ غور تو فرمائیے۔

پھر سوال ہے کہ کیا حضرت موسےٰ علیہ السلام کی امت کا نام یہودی تھا اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی امت کا نام عیسائی تھا۔ کیا اللہ تعالےٰ نے یہ نام ان کے رکھے تھے۔ قرآن کریم میں تو تمام نبیوں کی امت کا ایک ہی نام ہے۔ اور وہ ہے مسلمان الذین اسلموا ہر ایک نبی علیہ السلام تو یہی نعرہ لگاتا رہا ہے کہ انا اول المسلمین قرآن کریم میں جو یہودیوں کو یہود یا بنی اسرائیل کے نام سے موسوم کیا گیا۔ تو یہ اس لئے نہیں کہ یہودی حضرت موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ اور نہ عیسائیوں کو نصرانی اس لئے کہا گیا ہے کہ وہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ یہ نام تو زیادہ سے زیادہ شناخت کے لئے بیان ہوئے ہیں ورنہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تو مذہب کا صرف ایک ہی نام صحیح ہے۔ اور وہ ہے اسلام۔ کیا آپ نے قرآن کریم میں نہیں پڑھا۔

ما کان ابراھیم یھودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما

اس لئے محض نئے نبی کی وجہ سے امت اسلامیہ نہیں بدلتی۔ اس لحاظ سے کوئی یہودی یا نصرانی اپنے آپ کو مسلمان کہے تو آپ اس کو نہیں روک سکتے۔ چہ جائیکہ آپ ایک احمدی کو اس نام سے محروم کریں۔

اب جو ناموں کی بات چل پڑی ہے۔ تو ایک ادب کی بات پر بھی غور فرمائیے۔ اور وہ یہ ہے کہ احمدی احمدی کہلانا پسند کرتے ہیں "مرزائی" کہلانا پسند نہیں کرتے کیا آپ آئندہ اس بات کو مدنظر رکھیں گے؟ جس طرح آپ مسلمان بھی کہلاتے اور اہلحدیث بھی ہیں۔ اسی طرح احمدی احمدی بھی ہیں اور مسلمان بھی ہیں۔ آپ تو وسیع النظر عالم بھی اور شگفتہ نگار ادیب بھی ہیں۔ آپ کو تو غیر عالمانہ اور غیر ادیبانہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب مولوی صاحب ذرا غور تو فرمائیے۔ آپ ایک ہی نشست میں دو کتنی متضاد باتیں فرما رہے ہیں پہلے تو آپ احمدیت کو علیحدہ مذہب قرار دینے کے لئے نبوت کے متعلق اختلاف عقائد کو بنیاد بناتے ہیں۔ اور پھر ایک ہی سانس میں فرماتے ہیں کہ اشتراک عقائد سے کوئی فرق نہیں پڑتا ع

ابھی اقرار چٹکی میں ابھی انکار چٹکی میں

"بھیڑیے اور بھیڑ کے بچہ" والی کہانی تو آپ نے سنی ہی ہوگی۔ آپ تو بہر صورت احمدیوں کو حکومت سے اقلیت قرار دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ جس طرح بھیڑیا بھیڑ کے بچہ کو بہر صورت کھا جانا چاہتا تھا۔

یہ احساس کمتری کا نتیجہ ہے اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ احمدیت سے خائف ہیں ورنہ آپ حکومت کے دست نگر کیوں بنتے۔ اور آئندہ دستور میں احمدیوں کی جگہ متعین کرانے کی کیوں کوشش فرماتے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ احمدیت اہلحدیث کو بھی نگلتی جا رہی ہے۔ اس لئے آپ احراریوں کے ساتھ مشترکہ محاذ بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کی مندرجہ ذیل عبارت سے صاف آئینہ ہوتا ہے۔ کہ آپ احساس کمتری کا شکار ہیں۔

"اقلیت کی یہ رعایت بھی ان کے لئے بس ایک ناگزیر رعایت ہے جو نتیجہ ہے قانونی اضطرار کا ورنہ خالص اسلامی طرز عمل تو وہی ہے۔ جو حضرت ابوبکر نے مرتدین کے مقابلہ میں اختیار کیا۔"

دیکھئے آپ احمدیت سے کھلے میدان میں مقابلہ نہیں کرنا چاہتے۔ اول تو آپ چاہتے ہیں کہ سب احمدیوں کو مرتد قرار دے کر حکومت سنگسار کر دے۔ اگر یہ نہیں تو اتنا تو کرے۔ کہ ان کو اقلیت قرار دے دے۔ قریش مکہ نے بھی اسی خواہش کے ماتحت کیا تھا جو کچھ کیا تھا۔ پہلے تو بائیکاٹ کرکے شعب ابی طالب میں نظر بند کیا۔ پھر قتل کا تہیہ کیا اور ہجرت پر مجبور کر دیا۔ یعنی اقلیت قرار دے کر جلاوطن کر دیا۔ نتیجہ؟ نتیجہ چونکہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں تھا۔ اس لئے آپ جانتے ہی ہیں کہ نتیجہ کیا نکلا

پھر آپ کے احساس کمتری کے وجود کا مزید ثبوت آپ کی مندرجہ ذیل عبارت ہے۔

"ہمارے نزدیک ایک تعلیم کی حیثیت سے قادیانیت کا موسم گزر گیا ہے۔ اس کے پاس موجود دور کے لئے کوئی پیغام نہیں۔ اور اس دور کے لئے اس کے دامن میں کوئی شئے نہیں تعجب یہ ہے کہ اتنا کھوکھلا مذہب رائج کیونکر ہوگیا۔"

جس طرح اندھیرے میں ڈر کے مارے بعض آدمی گانے لگتے ہیں۔ اور اس طرح دل کو تسلی دیتے ہیں اسی طرح آپ کر رہے ہیں۔ اگر ایک تعلیم کی حیثیت سے احمدیت کا موسم گزر گیا ہے۔ اور اس کے پاس موجودہ دور کے لئے کوئی پیغام نہیں۔ اور وہ اتنا کھوکھلا مذہب ہے۔ تو آپ اس سے ڈرتے کیوں ہیں؟ پھر آپ حکومت سے کیوں استمداد کرتے ہیں۔ اور احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے لئے اپنی تمام عالمیت اور ادبیت کیوں خرچ کر رہے ہیں۔ آپ کا یہ فرمانا کہ

"بات یہ ہے کہ ۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد طبیعتوں میں ایک طرح کی مایوسی تھی۔ ایک طرف انگریز اور امریکہ کے پھیلائے ہوئے پادری اسلام پر حملہ کر رہے تھے دوسری طرف دیانند اسلام کے خلاف زہر اگل رہا تھا۔ مولانا محمد علی مونگیری۔ مولوی ثناء اللہ صاحب مرحوم اور قاضی سلیمان صاحب سلمان پوری ان کے جواب میں سنجیدہ اور متین علمی لٹریچر کا انبار لگا رہے تھے۔ مگر اس میں وہ ادعا نہ تھا ہمیشہ مسلمانوں نے جس سے دھوکہ کھایا مرزا صاحب نے اس نفسیاتی ماحول سے فائدہ اٹھایا۔ اور حامی اسلام کے روپ میں میدان مناظرہ میں کود پڑے۔ اور پھر ادعا و لاف زنی کے ایسے ایسے کرشمے دکھائے۔ کہ یہ حضرات اس فن میں ان کا مقابلہ نہ کر سکے۔"

(الاعتصام ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء)

تو صاف صاف آپ کی شکست خوردہ ذہنیت کا پردہ چاک کر رہا ہے۔ آپ کے علماء کی بے بسی اور مرزا غلام احمد علیہ السلام کی فتح کا اس سے بہتر الفاظ میں ایک دشمن کی زبان سے اور کیا اعتراف ہو سکتا ہے۔ آپ بے شک "حق الیقین" کو ادعا اور لاف زنی کہیں لیکن حقیقت تو حقیقت ہی رہے گی۔ اور یہ بات جو آپ کے نزدیک قابل اعتراض ہے۔ ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان اور دیگر سعید روحوں کے لئے باعث جذب و کشش ہے۔ (باقی)

ہماری ہجرت گاہ اور قیام پاکستان

(۲)

(از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ہمیں خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفوس کا ہدیہ پیش کرنے کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"ہمیں یقین ہے کہ ہمیں اس زمانہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کریم کی خدمت کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے۔ اور خدا نے اپنے ہاتھ سے ہماری جماعت کو قائم کیا ہے۔ خدا اپنے لگائے ہوئے پودے کو دشمن کے ہاتھ سے کبھی تباہ نہیں ہونے دیگا۔ خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا اس ملک میں کبھی نیچا نہیں ہونے دیگا۔ خدا قرآن کو اس ملک میں کبھی ذلیل نہیں ہونے دیگا۔ وہ ضرور ان کو پھر عزت بخشے گا۔ اور ان کو فتح و کامرانی عطا کرے گا۔ ہاں اگر ہماری کوتاہیوں کی وجہ سے یہ ابتلا لمبا ہو جائے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ خدا تعالےٰ کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ اسلام کی فتح ہو۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فتح ہو۔ قرآن کی فتح ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فتح ہو۔ احمدیت کی فتح ہو۔ اور پھر اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہرائے۔ مبارک ہے وہ جو خدا تعالےٰ کی فوج میں شامل ہوتا اور اسی عید اور فتح کا دن لانے میں اپنی قربانی پیش کرتا ہے۔ کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نام عزت کے ساتھ لئے جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ کی رضا اور اسکی خوشنودی کے ہمیشہ وارث ہوں گے۔"

یہ عید جس کی بشارت ہمارے "بشیر الدولہ" نے ہمیں انتہائی پریشانیوں کے دنوں میں دی ہے۔ یہ وہی عید ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الفاظ میں بشارت دی گئی تھی۔ العید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیماً۔ یعنی ایک اور عید ہے۔ جس سے عظیم الشان فتح تجھے حاصل ہوگی۔ اس الہام سے پہلے آپ نے خواب میں دیکھا کہ قبر کی طرح گہرے گڑھے میں ایک سانپ ہے۔ پہلے خیال آیا کہ وہ سانپ اس گڑھے سے نکل کر کسی طرف بھاگ گیا ہے۔ مگر جب مبارک احمدؐ نے اس گڑھے میں قدم رکھا۔ تو محسوس ہوا ہے۔ کہ وہ سانپ ابھی گڑھے میں موجود ہے۔ پھر اس نے حرکت کی اور باہر نکلنا شروع کیا۔ جب وہ باہر آگیا۔ تو دو ٹانگوں والا اژدہا معلوم ہوا۔ ایک ٹانگ کسی قدر پتلی اور دوسری ٹانگ بھینس یا ہاتھی کی ٹانگ کی طرح موٹی ہے۔ پتلی ٹانگ حضرت ام المومنین نے (جن کا نام نصرت جہاں ہے) کاٹ دی۔ اور دوسری حضور نے چاقو سے مولی گاجر کی طرح کاٹ کر اس کا کام تمام کر دیا۔ اور چاقو اس کے زہر سے آلودہ ہو گیا تھا۔ آگ میں جو قریب ہی جل رہی تھی۔ ڈال دیا ہے۔ اور اس سے بڑی بدبو نکلی۔ جس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ پیدا ہوا۔ مگر کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ پھر آپ نے ڈاکٹر عبد اللہ کو آتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ تار آئی ہے۔ کہ پنجاب کے دو پل ٹوٹ گئے۔ یہ نظارہ دکھائے جانے کے معاً بعد آپ کو یہ الہام ہوا۔ العید الاٰخر تنال منہ فتحاً عظیماً۔ یعنی اور عید ہے۔ جس میں تمہیں عظیم الشان فتح ملے گی۔ ان عربی الہامات کے بعد پھر اردو میں یہ الہام ہوا۔ "زندگی بآرام ہو جانا پہلی زندگی سے" (البدر جلد ۶ ع۷ ص۳ و تذکرہ)

خواب کے نظارے بالعموم تعبیر طلب ہوتے ہیں۔ اور جن اشخاص کو خواب میں دیکھا جاتا ہے۔ ان سے مراد اکثر وہ معنی اور مفہوم ہوتا ہے۔ جو ان کے ناموں میں پایا جاتا ہے۔ امام وقت کی بیوی سے مراد اسکی جماعت اور سانپ سے مراد دشمن ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے ہی سانپ کو انسان سے دشمنی والی نسبت و شہرت حاصل ہے۔ اس خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تعبیر طلب باتیں دکھائی گئیں۔ ان کے پیش نظر ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ

(۱) مسلمانوں کا وہ دشمن جو کسی وقت گڑھے میں تھا۔ کون ہے۔

(۲) آیا کسی وقت مسلمانوں کو اس دشمن کے متعلق یہ خیال پیدا ہوا۔ کہ وہ گڑھے سے نکل کر کہیں چلا گیا ہے۔

(۳) مبارک احمدؐ سے کون مراد ہے

(۴) مبارک احمدؐ کے گڑھے میں پاؤں رکھنے اور دشمن کے حرکت میں آنے سے کیا مراد ہے۔

(۵) وہ کون دشمنِ اسلام ہے۔ جو گڑھے سے باہر نکلتے ہی بجائے معمولی سانپ کے مسلمانوں کے لئے ایک اژدہا بن گیا۔

(۶) اس دشمنِ اسلام اژدہے کی دو ٹانگوں۔ ایک پتلی اور دوسری بہت موٹی سے کیا مراد ہے۔

یہ چھ باتیں اس خواب میں قابلِ تعبیر ہیں۔ ان کے حل ہونے پر ساتویں بات کہ اس اژدہے کی ٹانگیں کاٹی گئیں۔ اور آلودہ چاقو کا زہر آگ میں بجھا دیا گیا وغیرہ خود بخود حل ہو جائیں گی۔ ان سات باتوں کا حل خواب کے اسی حصہ میں ہے۔ جو پورا ہو کر اسی وقت نمایاں ہو چکا ہے۔ اور وہ یہ کہ پنجاب کے دو پل ٹوٹ گئے۔ پنجاب دو حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے۔ اور اس کے پانچ دریاؤں میں سے دو دریا ستلج اور بیاس معہ اپنے دہانوں ضلعوں اور اراضی کے منقطع ہو کر ہندوستان کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس انقلاب کا سبب کانگرس ہوئی ہے۔ اور تقسیم پنجاب کی مہم میں اس نے بڑا کام اکالی دل اور سیوک سنگھ سے لیا ہے۔ یہی اس اژدہے کی پتلی اور موٹی دو ٹانگیں تھیں۔ برطانیہ کے عہدِ حکومت میں اس اژدہے کی نقل و حرکت محدود اور ایک نظام کے ماتحت مقید تھی۔ گویا اس وقت اسکی حالت ایک معمولی سانپ سے زیادہ نہیں تھی۔ اگرچہ مسلمانوں کو اس کا ڈر تو تھا۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ اسکی حالت آناً فاناً معمولی سانپ سے ایک خطرناک اژدہے کی صورت اختیار کرے گی۔ واقعات نے اب تبلا دیا ہے۔ کہ جونہی وہ گڑھے سے نکلی اور اسے آزادی حاصل ہوئی۔ تو وہ بھیانک صورت میں ظاہر ہو گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خواب اور وحی الٰہی جو خواب کے بعد معاً ہوئی۔ اپنی اصلی شان میں واضح نہیں ہوگی۔ تاوقتیکہ میں آپ سے موجودہ انقلاب کی ابتدائی تاریخ کا نہایت اہم حصہ بیان نہ کروں۔ جب حکومت برطانیہ کی طرف سے ہمیں قانون سازی کے اختیارات سونپنے کا اعلان ہوا۔ اور سیلف گورنمنٹ اور ہوم رول کی امیدیں مطلع افق پر نمودار ہوئیں تو مشترکہ یا جداگانہ انتخاب کا سوال بالطبع ہمارے سامنے آیا۔

کانگرس مشترکہ انتخاب کی حامی تھی۔ اور دہلی کانفرنس میں مسلم لیڈروں نے بھی بعض تحفظات کے ساتھ مشترکہ انتخاب کا طریق تسلیم کر لیا تھا۔ مگر ایک طبقہ نے مخالفت کی۔ اور قرار پایا کہ شملہ میں تمام اسلامی فرقوں کے نمائندوں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔ اور طریق انتخاب کے بارہ میں پھر غور ہو۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ آپ ان دنوں کنگرے نامی کوٹھی میں مقیم تھے۔ یہ موسم گرما ۱۹۲۷ء کا واقعہ ہے۔ غالباً ستمبر کا مہینہ تھا۔ تمام صوبوں کے لیڈر شملہ میں اکٹھے ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی رائے جداگانہ انتخاب کے بارے میں تھی۔ اور آپ کو نہرو رپورٹ۔ بمبئی کانفرنس اور دہلی کانفرنس کی روئیدادوں کے مطالعہ سے علم ہو چکا تھا۔ کہ کانگرس کا مطمع نظر کیا ہے۔ اور کانگرس کے زیر اثر مسلمان لیڈروں کا رخ کدھر ہے۔ قائد اعظم بھی اس وقت مشترکہ انتخاب کے ہی حق میں تھے۔ مسلمانوں کی اقتصادی کم مائیگی اور اخلاقی زبوں حالی کوئی چھپی ہوئی بات نہ تھی۔ ڈسٹرکٹ بورڈوں میونسپلٹیوں اور ٹاؤن کمیٹیوں وغیرہ کے انتخابات میں یہ امر بار بار مشاہدہ میں آ چکا تھا کہ غیر مسلم عنصر زور و زر اور ہر جائز و ناجائز طریق سے انتخابی کشمکش میں غالب ہو کر مسلمانوں کو ان کے حقوق سے محروم کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کانگرس کا اصل پروگرام اور اس کا منتہائے مقصود یہ تھا۔ کہ اپنے سیاسی اقتدار اور اقتصادی نفوذ کے ذریعہ ہندوستان میں مسلمانوں کی جداگانہ ہستی کالعدم کر دی جائے۔

یہ بات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نظر سے اوجھل نہ تھی۔ آپ کو فکر ہوئی۔ مبادا مسلمان لیڈر اس سیاسی دام تزویر میں آ جائیں۔ اور اپنی قوم کو اپنے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتار دیں۔ ہوا کا رخ دیکھتے ہوئے آپ نے ان دنوں انتہائی کوشش کی۔ کہ مسلمان مشترکہ انتخاب کے سراب نما خوشکن نظریہ کے فریب میں نہ آ جائیں۔ چنانچہ آپ نے مختلف صوبوں کے لیڈروں کو ایک ایک کر کے اپنے ہاں مدعو کیا۔ ہر ایک کے ساتھ فرداً فرداً تبادلہ خیال کر کے ان پر اپنا نقطہ نگاہ واضح کیا۔ اکثر لیڈر اس امر میں آپ کے ہم خیال ہو گئے۔ کہ انتہائی کمزوری کو پہنچے ہوئے مسلمانوں کی حالت سنبھالنے کے لئے جداگانہ انتخاب ہی ضروری ہے۔ مرحوم قائد اعظم اس وقت کانگرس کے ممبر اور مسٹر محمد علی جناح کہلاتے تھے۔ آپ کو بھی کنگرے میں دعوت چائے دی گئی تھی۔ میں اس وقت دعوت میں موجود تھا۔ آپ نے تبادلہ خیال کے آخر میں فرمایا۔ میرزا صاحب! میں نہیں مان سکتا۔ کہ نصب العین ہمارا یہ ہو۔ کہ ہندوستانی قوم بلند مقام تک جا پہنچے اور اس کا ذریعہ یہ جداگانہ انتخاب ہو۔ قومیت صرف مشترکہ انتخاب کے ذریعہ سے ہی بن سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جہاں تک آئیڈیل (غائیۃ الغایہ) یعنی مقصد اعلیٰ کا تعلق ہے۔ مشترکہ انتخاب قومیت بنانے کے لئے ضروری ہے۔ مگر یہ اس کا وقت نہیں۔ مسلمان حد درجہ کمزور ہیں۔ وہ مشترکہ انتخاب میں ہندو سرمایہ اور ہندو چالوں کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکیں گے۔ مگر مسٹر محمد علی جناح نہ مانے۔ اور اپنی رائے پر قائم رہے۔ چنانچہ شملہ میں جب آپ کی زیر صدارت آخری اجلاس ہوا۔ اور اس میں مقررین کی مخالف و موافق دونوں طرح کی تقریریں ہوئیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی تقریر فرمائی۔ تو اکثر حضرات جداگانہ انتخاب کے حق میں تھے۔ مگر جب رائے حاصل کرنے کا سوال اٹھایا گیا۔ تو صدر جلسہ نے بدیں عذر رائے حاصل کرنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ کہ یہ اجلاس باقاعدہ نہیں۔ حاضرین میں بعض ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو مسلم لیگ کے ممبر نہیں۔ غرض مرحوم قائد اعظم کو یہ معلوم ہو گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی اکثریت کس طریقِ انتخاب کے حق میں ہے۔ اور جب انہوں نے اجلاس کے خاتمہ پر آخری تقریر کی۔ تو ان کا اٹھنا اور مسکراتے ہوئے یہ کہنا میں کبھی نہیں بھولا۔ کہ مجھے ان تقریروں سے قوم کی اکثریت کا جداگانہ انتخاب کے حق میں ہونا معلوم ہو گیا ہے۔ جب ہندوؤں کے ساتھ فیصلہ کرنے کا موقعہ آئیگا تو میں ان کی اس رائے کا خیال رکھوں گا۔ اور اس شریف انسان نے اپنے اس عہد کو نہایت احتیاط اور کمالِ دیانتداری سے پورا کیا۔ ایسی احتیاط و دیانتداری سے جسکی مثال آج بہت کم ملتی ہے۔ اور قائد اعظم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بھی سیاسی جدوجہد کے ہر مرحلہ پر بروقت رہنمائی اور امداد کی وجہ سے ہمیشہ قدردان رہے۔

بعض بیماریاں اور ان کا علاج

(از مکرم ڈاکٹر عبد السمیع صاحب انبالوی ایم بی بی ایس نور ہسپتال ربوہ)

نور ہسپتال کی ماہ اکتوبر کی کارگذاری میں مَیں یہ بتا چکا ہوں کہ اس علاقہ میں ملیریا بخار بغلی پھوڑا نمونیا۔ آنکھوں کا دکھنا۔ بدہضمی اور انیمیا وغیرہ بیماریاں عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ اب میں ان میں سے چند امراض کے متعلق تفصیل کے ساتھ کچھ درج ذیل کرتا ہوں۔ تاکہ ربوہ میں رہنے والے خاص طور پر اور وہ لوگ جو امسال ۱۵ دسمبر میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے دور دراز سے تشریف لائیں وہ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

پیشتر اس کے کہ میں ان بیماریوں کے متعلق کچھ لکھوں میں اہالیان ربوہ کی توجہ دو نہایت ضروری امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پہلی چیز صفائی ہے اس کی اہمیت ہر شخص پر واضح ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ سوائے ان جگہوں کے جہاں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دفاتر ہیں ربوہ میں صفائی بالکل معیار کے مطابق نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے مندرجہ بالا بیماریاں اس جگہ بھی پھیلتی ہیں۔ اور اگر اہالیان ربوہ صفائی کا خیال خاص طور پر رکھنے لگ جائیں تو ان میں سے کئی بیماریاں بالکل دور ہو سکتی ہیں اور اس طرح سے وہ روپیہ جو ہم بیماروں کی بیماری کو دور کرنے کے لئے ادویات پر خرچ کرتے ہیں وہی ان کی صحت کو اعلےٰ خوراک وغیرہ دے کر برقرار رکھنے کے لئے خرچ کر سکتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی یہ شفقت اور ذرہ نوازی ہے کہ حضور نے اس چھوٹی سی بستی میں جس کی آبادی اب خدا تعالےٰ کے فضل سے ایک ہزار سے تجاوز کر چکی ہے چار ڈاکٹروں کو تعین کیا ہوا ہے۔ جن میں سے تین ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہیں۔ تاکہ جس طرح بھی ہو سکے اس جگہ سے ہر قسم کی بیماریوں کو جلد از جلد دور کر دیا جائے۔ لیکن یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ربوہ کا ہر باشندہ اپنا یہ فرض سمجھے کہ اس نے اپنے گھر۔ محلہ اور گردو نواح کی زمین کو صاف رکھنا ہے اور اسے ہمیشہ صاف رکھنے کی کوشش کرے۔ نیز اس میں سب لوگ ایک دوسرے کی مدد کریں۔

دوسری چیز جس کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ یہاں کے رہنے والے تمام لوگوں کو چاہیئے کہ وہ ہر ماہ اپنی کل آمد یا تنخواہ کا کم از کم بیسواں حصہ جمع کیا کریں۔ تاکہ بوقت ضرورت یہ جمع کیا ہوا روپیہ بیماری اس کے خاطر خواہ علاج کے لئے خرچ کیا جا سکے اور اس طرح سے وقت پڑھنے پر کسی قسم کی تنگی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اب میں چند بیماریوں کے متعلق کچھ لکھتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ احباب ان کا خیال رکھیں گے تاکہ وہ بیماریوں کی زد سے محفوظ رہیں۔

ملیریا بخار

اس بخار کو موسمی بخار بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ موسم برسات کے ختم ہونے کے بعد اس کا بہت زور ہوتا ہے۔ یہ بخار ایک خاص قسم کے مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ یہ لرزہ سے چڑھتا ہے۔ حرارت خوب بڑھ جاتی ہے ہمیشہ پسینہ سے اترتا ہے۔ کبھی ہر روز چڑھتا ہے کبھی کئی دنوں کے وقفہ کے بعد آتا ہے۔ اگر یہ بخار کافی عرصہ تک رہے تو تلی اور جگر بڑھ جاتے ہیں نیز خون کی کمی بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔

حفظِ ماتقدم:۔ جہانتک ممکن ہو سکے اپنے جسم کو مچھروں کے کاٹنے سے محفوظ رکھو۔ اسی طرح گڑھوں وغیرہ کا بھر دینا بھی مفید ہے۔ کیونکہ اس طرح سے وہاں پر مچھر نہیں رہ سکتے۔ ملیریا کے دنوں میں سکنجبین پینی مفید ہے۔ کونین اور پلیوڈرین کا استعمال بھی حفظ ماتقدم کے طور پر بہت رائج ہے لیکن تازہ تحقیقات اس کی تائید نہیں کرتیں۔ بخار آنے سے تین گھنٹہ قبل اگر کونین کھلادی جائے تو بخار رک جاتا ہے۔ کونین کھانے کے بعد چھالیہ چبانے سے اس کی تلخی کم ہو جاتی ہے۔ تندرست اشخاص کے لئے مچھر دانی کا استعمال کرنا ملیریا کی روک تھام کے لئے مفید ہے۔ جہانتک ہو سکے قبض سے بچنا چاہیئے۔ گذشتہ جنگ عظیم میں ملیریا کے علاج کیلئے کونین کے علاوہ بعض دوسری ادویات بھی استعمال کرائی جاتی رہی ہیں۔ لیکن آجکل ملیریا بخار کیلئے بہترین دوا کونین تسلیم کی جاتی ہے۔ البتہ حاملہ عورتوں کو کونین نہیں کھانی چاہیئے۔ کیونکہ یہ بچہ دانی کو سکیڑتی ہے اور اسطرح اسقاط حمل کا خطرہ ہوتا ہے جب بخار بڑھ جائے تو ایک گرم پانی کا گلاس پی کر لحاف اوڑھ کر لیٹ جانا چاہیئے تاکہ پسینہ آکر بخار اتر جائے۔

نمونیا

عام طور پر لوگ اسے متعدی بیماری نہیں سمجھتے لیکن یہ بھی دوسری متعدی بیماریوں کی طرح ایک متعدی مرض ہے۔ چند سال ہوئے لوگ اس بیماری سے بہت ڈرتے تھے۔ لیکن آجکل اس کو معمولی سمجھتے ہیں۔ اس کی علامات زکام۔ کھانسی سردرد۔ بخار۔ بے خوابی۔ بے چینی۔ تنگیٔ تنفس اور بھوک وغیرہ کا نہ ہونا ہیں۔ یہ بیماری ہر عمر میں ہو سکتی ہے۔ کمزور اشخاص یا غریب لوگ جنہیں عمدہ غذا نہیں ملتی اس مرض میں عموماً مبتلا ہوتے ہیں۔ جسمانی اور مکانی غلاظت بھی اس مرض میں بہت ممد ہوتی ہے۔ اس مرض کا باعث ایک خاص قسم کا خوردبینی جراثیم ہے۔ جو سانس کے ذریعہ جسم کے اندر داخل ہو کر پھیپھڑے میں ورم پیدا کر دیتا ہے۔ اس جگہ پر اس بیماری کے پھیلنے کا ان دنوں سخت خطرہ ہے۔ کیونکہ لوگوں کی صحتیں ملیریا بخار کے بار بار چڑھنے کی وجہ سے کمزور ہو چکی ہیں۔

حفظ ماتقدم:۔ سوتے وقت اپنے کمروں اور دروازوں کو کھلا رکھنا چاہیئے تاکہ ہوا کی آمد و رفت خوب ہو۔ سردیوں میں خوب گرم کپڑوں کا استعمال کرنا چاہیئے۔ مکانوں کی صفائی اشد ضروری ہے بیماری کے شروع میں اگر اسپرین کی ٹکیہ کھا کر آرام کیا جائے تو مریض کو کافی فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ جلدی ڈاکٹری مشورہ کرنا چاہیئے۔

آنکھوں کا دُکھنا

گو یہ بیماری اس جگہ پر اس کثرت سے نہیں پائی جاتی جس کثرت کے ساتھ پنجاب کے دوسرے شہروں یا دیہاتوں میں پائی جاتی ہے۔ تاہم یہاں پر بھی بچوں میں یہ بیماری کافی ہے۔ اس کی وجہ گرمی گردو غبار کا اڑنا۔ گندہ رہنا اور منہ کو نہ دھونا ہے۔ اس میں آنکھ سرخ ہو جاتی ہے شدید درد ہوتا ہے۔ پانی بہتا ہے اور صبح کے وقت پلکیں آپس میں چپک جاتی ہیں۔

حفظ ماتقدم:۔ ہر شخص کو چاہیئے کہ تازہ پانی میں ہر روز صبح رومال بھگو کر آنکھ کو صاف کرے دھوپ اور روشنی کی زیادتی سے بچے۔ رنگ وشن بھی وقتاً فوقتاً ڈالنا مفید ہے۔ جہانتک ہو سکے گردو غبار سے اپنی آنکھوں کو عینک وغیرہ پہن کر بچانا چاہیئے۔ یہ بیماری چھوت دار مرض ہے اگر گھر میں ایک کو ہو تو باقیوں کو لگنے کا ڈر ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے بیماروں کا بستر اور تولیہ وغیرہ الگ ہونا چاہیئے۔

بدہضمی

یہاں پر اس بیماری کی وجہ خوراک کی بے اعتدالی ہے۔ گو اس جگہ بعض نلکوں کا پانی بھی کھاری ہے۔ لیکن اگر یہی پانی تھوڑی مقدار میں استعمال کیا جائے تو بجائے نقصان پہنچانے کے فائدہ پہنچاتا ہے۔ مکرمی ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کا خیال ہے کہ اگر اس کھاری پانی میں چند چمچے دودھ کے ملائے جائیں تو یہ پانی زیادہ مقدار میں بغیر نقصان کے پیا جا سکتا ہے۔ جہانتک ہو سکے احباب کو اپنی خوراک کا استعمال وقت مقررہ پر اور اعتدال کے اندر رکھنا چاہیئے۔ خوراک مقوی اور زود ہضم کھانی چاہیئے۔ نیز ایک خوراک سے دوسری خوراک کے درمیان کم از کم چار گھنٹے کا وقفہ ضروری ہے کھانے کو اگر اچھی طرح چبا کر کھایا جائے تو یہ شکایت اکثر نہیں ہوتی۔ اگر یہ شکایت ہو جائے اور اسہال آنے لگ جائیں تو کلوروڈین کے چند قطرے یا عرق سونف ایک اونس پی لینا مفید ہوتا ہے۔

اپنے مضمون کو ختم کرنے سے پہلے میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت اور تندرستی کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین!

مجالس خدام الاحمدیہ۔ کام کی رپورٹ

جملہ مجالس کے قائدین اور زعما کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان کی طرف سے مجلس خدام الاحمدیہ کے کام کی رپورٹ نہیں آرہی سوائے دو تین مجالس کے۔ یہ طریق مستقل مزاجی کے خلاف ہے بعض مجالس صرف اس لئے رپورٹ نہیں بھجواتیں کہ وہ سمجھتی ہیں کہ کام تو ہم نے برائے نام کیا ہے رپورٹ بھیجنے سے شرمندگی ہوگی۔ حالانکہ تھوڑا کام کرنا نہ کرنے سے بہر حال بہتر ہے۔ اگر وہ تھوڑے کام کی رپورٹ بھجوائیں گی تو آئندہ ان کو زیادہ کام کرنے کی بھی توفیق ملے گی اور وہ زیادہ مستعدی سے کام کرنے کی طرف توجہ دیں گی۔

پس کام کی رپورٹ بروقت بھجوانا نہایت ضروری ہے۔ ہر ماہ کے کام کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکزی دفتر میں پہنچ جانی ضروری ہے۔ یعنی نومبر کی مساعی کی رپورٹ ۱۰ دسمبر تک مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔

رپورٹ بھجوانے سے جو کام میں کمی رہ جاتی ہے مرکز اس کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ مگر جب رپورٹ ہی نہ آئے تو مرکز یہ سمجھتا ہے کہ مجلس کام نہیں کر رہی بعض جماعتیں لکھتی ہیں کہ کام تو کرتے ہیں پھر ہمیں کیوں کہا جاتا ہے کہ کام نہیں کیا۔ وہ یہ سمجھ لیں کہ مجلس مرکزیہ کا تعلق دوسری مجالس کے ساتھ رپورٹ بھجوانے اور باقاعدہ بھجوانے سے ہی قائم رہتا ہے اگر مجالس اس طرف سے غفلت برتیں تو یہ نہ صرف ان کے لئے بلکہ مرکز کے لئے بھی موجب تکلیف ہے۔

پس مجالس رپورٹ بھجوانے کی طرف خاص اہتمام سے توجہ دیں!

معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اخلاق فاضلہ کس طرح حاصل ہو سکتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو۔ کہ حقیقی اخلاق فاضلہ جن کے ساتھ نفسانی اغراض کی کوئی زہریلی آمیزش نہیں۔ وہ اوپر سے بذریعہ روح القدس آتے ہیں۔ سو تم ان اخلاق فاضلہ کو محض اپنی کوششوں سے حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک تم کو اوپر سے وہ اخلاق عنایت نہ کئے جائیں۔ اور ہر ایک جو آسمانی فیض سے بذریعہ روح القدس اخلاق کا حصہ نہیں پاتا وہ اخلاق کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ اور اس کے پانی کے نیچے بہت سا کیچڑ ہے۔ اور بہت سا گوبر ہے۔ جو نفسانی جوشوں کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔ سو تم خدا سے ہر وقت قوت مانگو کہ اس کیچڑ اور اس گوبر سے تم نجات پاؤ۔ اور روح القدس تم میں سچی طہارت اور لطافت پیدا کرے۔ یاد رکھو کہ سچے اور پاک اخلاق راستبازوں کا معجزہ ہے۔ جن میں کوئی غیر شریک نہیں۔ کیونکہ وہ جو خدا میں محو نہیں ہوتے۔ وہ اوپر سے قوت نہیں پاتے۔ اس لئے ان کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ پاک اخلاق حاصل کر سکیں۔ سو تم اپنے خدا سے صاف ربط پیدا کرو۔ خدا سے ربط پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس کی راہ میں کچھ قربانی کی جائے۔ اور محض منہ سے کہہ دینا کہ ہم اس پر ایمان لائے، اس سے ربط پیدا نہیں کر لیتا۔

آج کل سب سے بڑی قربانی مال کی قربانی ہے۔ اور موجودہ زمانہ میں مال کی قربانی کا معیار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے یہ مقرر فرمایا ہے:۔

کہ ہر احمدی اپنی آمد کا ۶½ فی صدی سے ۳۳ فی صدی ہر ماہ سلسلہ کو ادا کر دے اس میں وہ تمام چندے شامل ہوں گے۔ جو اس وقت تک سلسلہ کی طرف عائد ہیں۔ مثلاً تحریک جدید کا چندہ، جلسہ سالانہ کا چندہ، نئے مرکز کا چندہ، انجمن کا چندہ۔ لیکن شرط یہ ہو گی۔ اس تحریک سے پہلے جو چندہ کوئی شخص دیتا ہے۔ اس سے یہ چندہ کم نہ ہو۔ نیز فرمایا حفاظت مرکز کے چندہ کے لئے جو تحریک کی گئی تھی۔ چونکہ وہ بڑی بھاری رقم ہے اس لئے شرط یہ ہو گی کہ اگر کوئی شخص ۲۵ فی صدی دیتا ہے۔ تو حفاظت مرکز اس میں شامل ہو گا۔ لیکن ۲۳ فی صدی تک اگر چندہ نہیں دیتا۔ تو حفاظت مرکز کا چندہ اس میں شامل نہیں ہو گا

پس اگر آپ چاہتے ہیں۔ آپ میں اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ کیونکہ اخلاق فاضلہ ہی اصل چیز ہے جس سے انسان کی دنیا میں عزت بنتی ہے۔ اور اخلاق فاضلہ ہی سے انسان اپنے مقصد یعنی اللہ کی محبت کو پا سکتا ہے۔ تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کے مطابق تحریک ستمبر میں آج ہی شامل ہو جائیں۔ زیادہ تفصیل کے لئے آپ نظارت بیت المال سے براہ راست خط و کتابت فرما سکتے ہیں۔

نظارت بیت المال ربوہ

قابلِ غور!

ذیل میں ایک احمدی دوست کا خط درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں گوجرہ کی جماعت کے متعلق لکھا۔ اگر گوجرہ کی جماعت برأت کے لئے کچھ لکھے۔ جو مختصر ہو تو اسے بھی شائع کر دیا جائے گا۔ (ادارہ)

سیدنا حبیبنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز:۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

مورخہ ۸ جولائی ۱۹۴۹ء کو فدوی بغرض اپریشن چشم گوجرہ ہسپتال میں گیا۔ وہاں اسی روز جمعہ کے دن پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائل پور کی موجودگی میں افراد جماعت سے استدعا کی کہ میں نے بغرض اپریشن چشم داخل ہونا ہے۔ پانچ سات روز کے لئے شاید مجھے ایک فرد کی امداد کی ضرورت ہو گی۔ گھر سے آدمی لانے میں ۱۰/- روپے خرچ ہو جائیں گے۔ اگر خدام یا انصار گوجرہ میری امداد کر سکیں۔ تو میں گھر سے کوئی آدمی ہمراہ نہ لاؤں۔ انہوں نے فرمایا کہ جس وقت آپ واپس آویں۔ ہم انتظام کر دیں گے۔ چنانچہ بندہ ۲ ستمبر کو گوجرہ گیا۔ اور ہسپتال داخل ہو کر اپریشن چشم کرایا۔ بذریعہ محمد شریف خان صاحب ٹیلیفون ماسٹر احمدی گوجرہ جماعت کو اطلاع دی گئی۔ میں سولہ ۱۶ دن ہسپتال رہا۔ محمد شریف خان احمدی نے اپنی طرف سے میری ہر طرح سے امداد و خدمت کی۔ وہ بیچارہ ایک تو ملازم تھا۔ دوسرا ٹانگ سے معذور۔ اس کی اولاد نرینہ بھی نہ تھی۔ وہ ہر روز جماعت کو توجہ دلاتا رہا۔ کہ ایک احمدی بھائی اس وقت ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ اس کو تھوڑی بہت امداد و خدمت کی ضرورت ہے۔ نقدی کی ضرورت نہیں۔ صرف تیمارداری کی ضرورت ہے۔ اتنے عرصہ میں باوجود وعدہ کر لینے کے ایک احمدی فرد نے بھی آکر پوچھا تک نہیں۔ کہ کیسے گذر رہی ہے۔ یا کیا حالت ہے۔ حالانکہ ایک احمدی ہیڈ ماسٹر اسی ہسپتال میں کام کرتا تھا۔ تین چار مدرسین تھے۔ سکول اور ہسپتال کے درمیان صرف دیوار تھی۔ یعنی ہسپتال اور سکول ملحق تھے جیسا وقت گذرنا تھا گذر گیا۔ جماعت کی اس لاپرواہی اور وعدہ خلافی قابل افسوس ہے۔

عام طور پر تجربہ سے پایا گیا ہے۔ کہ دیہات کے احمدیوں کو اگر اپنے کاروبار کی خاطر یا کسی اور وجہ سے شہری جماعت کی مسجد میں ادائیگی نماز کے لئے جانے کا اتفاق ہوا ہے۔ تو بعض دفعہ شہری احمدی مسجد میں اس شخص کی طرف اس صورت سے دیکھتے ہیں۔ کہ شاید یہ غلطی سے آ گیا ہے۔ اور اس سے اتنا بھی دریافت نہیں کرتے کہ آپ کس جگہ کے ہیں۔ کیوں آئے ہیں۔ کیا جائز خدمت کی ضرورت ہے۔ وہاں کی جماعت کا کیا حال ہے۔

آخر میں دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضور انور کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین اور مجھے احمدیت کی خدمت کرنے کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین والسلام (خادم احمدیت غلام حیدر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان)

مختلف مقامات پر سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے

لجنہ اماء اللہ راولپنڈی:۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۴۹ء بمقام انجمن احمدیہ بوقت ۱۱ بجے دن زیر صدارت محترمہ والدہ صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ریاض بیگم صاحبہ نے نہایت خوش الحانی سے کی اس کے بعد نظم محمودہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔ محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ میاں عطاء اللہ صاحب۔ طاہرہ بیگم صاحبہ۔ محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب اور مولوی محمد سعید صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ جن کے دوران میں کئی نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعد ازاں صدر صاحبہ نے دعا کرائی۔ اور جلسہ برخاست ہوا۔ حاضری قریباً ۵۰ عورتوں کے قریب تھی آٹھ نو عورتیں غیر احمدی بھی جلسہ میں شامل تھیں:۔ (حمیدہ خانم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راولپنڈی)

منٹگمری:۔ مورخہ ۲۷ نومبر کو دفتر میونسپل کمیٹی کے سامنے جماعت احمدیہ منٹگمری کے زیر اہتمام حضرت خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کے بیان کرنے کے لئے ایک پبلک جلسہ زیر صدارت چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل حضرات نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی۔ کہ اگر وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونا چاہتے ہوں تو انہیں چاہیئے۔ کہ وہ حضور کے اسوہ مبارک پر عمل کریں (۱) مرزا احمد بیگ صاحب ڈپٹی انکم ٹیکس آفیسر (۲) میاں ناصر علی صاحب ایچ ڈی سی (۳) ملک محمد مستقیم صاحب انکم ٹیکس آفیسر (۴) شیخ نثار احمد صاحب پلیڈر (۵) آغا محمد بخش صاحب ایم اے (۶) ملک حبیب الرحمن صاحب اے ڈی۔ آئی۔ جلسہ ۲½ بجے شروع ہو کر پونے ۶ بجے شام بخیر و خوبی ختم ہوا۔ حاضرین جن میں ہر فرقہ کے لوگ شامل تھے۔

(خاکسار حبیب الرحمن سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری)

بہتر بیج سے بہتر فصل پیدا ہوتی ہے
سائینسی طریقے کی اہمیت

لندن بذریعہ ڈاک۔ تقریباً ہر ملک میں کسان بیج کے انتخاب میں انتہائی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ ایک نسل پہلے کی بات ہے کہ عام کسان بیجوں کی نئی اقسام کی آزمائش میں بہت بدکتے تھے۔ لیکن موجودہ نسل کے لوگ اپنی پیداوار کو بڑھانے کی غرض سے بہتر بیج تیار کرنے والوں کی مدد حاصل کرنے کو بیقرار رہتے ہیں برطانیہ میں زرعی اور سبزیوں کے بیج فروخت کرنے والوں پر یہ پابندی عائد ہے کہ وہ بیج کی بعض تفصیلات کا اعلان کریں اور بتائیں کہ اس میں خالص بیج کا کتنا تناسب ہے اور پیداوار کتنی ہو سکتی ہے کیمبرج میں بیجوں کی آزمائش کے لئے ایک سرکاری سٹیشن قائم ہے۔ جہاں سب بیجوں کے نمونے جاتے ہیں۔ اس سٹیشن کی رپورٹ میں بتایا جاتا ہے کہ ان بیجوں سے کتنی جلدی کچھ اگ سکتا ہے۔ اور نمونے میں ملاوٹ کے عناصر کی نوعیت بھی بتائی جاتی ہے۔

یہ سرکاری سٹیشن چند سال پہلے قائم کیا گیا تھا۔ اور یہ برطانیہ کے زرعی نباتات کے قومی ادارے کے ایک حصے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بیجوں کی موجودہ اقسام کے معیار کو قائم رکھنے کے لئے یہ ادارہ کام کرتا ہے۔ اسکے علاوہ نئی اقسام پر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ ملک کے چار مقامات پر ایسے مرکز قائم ہیں۔ جن کا کام یہ ہے کہ وہ نئے تجربات کریں اور ایسے بیج تیار کریں۔ جن سے پیداوار بڑھ سکے۔ نئی قسموں کی آزمائش اس پیمانے پر کی جاتی ہے۔ کہ پیداوار کتنی ہو گی۔ بیماری کی روک تھام ہو سکے گی یا نہیں۔ کتنی دیر میں بیج پھل لائے گا۔ اناج تجارتی مقاصد کے لئے کیسا رہے گا۔ وغیرہ۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ کس قسم کی زمین میں کس قسم کے نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ اس کی آزمائش ادارے کے ان دس بارہ علاقائی مراکز میں ہوتی ہے۔ جو ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ موسمی تغیر کے اثرات معلوم کرنے کے لئے آزمائشی کاشت، تین سال تک ہوتی رہتی ہے۔

آزمائشی مراکز میں سے پانچ مشرقی انگلستان میں، شمالی کرنے پر نیز کاسل میں اور جنوبی کونے پر کینٹ میں وائی کے مقام پر واقع ہیں مشرقی انگلستان خشک موسم کی وجہ سے ذمہ دار اناج کی کاشت کے لئے بہت موزوں ہے۔ اور جڑوں والی سبزیوں کے بیج بھی یہاں اچھے تیار ہو سکتے ہیں مغربی انگلستان اور ویلز مختلف قسم گھاسوں کی پیداوار کے لئے مشہور ہیں۔ سکاٹ لینڈ اور شمالی آئر لینڈ میں آلوؤں کے بیج تیار ہوتے ہیں۔

برطانیہ کے کاشتکار آلوؤں کا جتنا بیج استعمال کرتے ہیں۔ اس کی ایک بڑی مقدار سکاٹ لینڈ اور شمالی آئر لینڈ سے آتی ہے کیونکہ ان علاقوں کی سرد فضا سے ان بیجوں میں کوئی بیماری نہیں پڑتی۔ کیمبرج میں اس قسم کے بیجوں کو شیشے میں بند کر کے ان کا سٹاک جمع کیا جاتا ہے۔ اور پھر انہیں علاقوں کو تجارتی پیمانے پر کاشت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ آلوؤں کے نئی اقسام کے بیجوں کی آزمائشی کاشت کیمبرج میں ہوتی ہے پچھلے سالوں میں بعض جرمن اور چیکوسلواکی اقسام بھی اگائی جا رہی ہیں۔ ان آزمائشوں کے نتائج سے کسانوں کو پمفلٹوں کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔

ولادت: چوہدری غلام نبی صاحب کابلوں نیوز ایجنسی اخبار الفضل لائلپور کے گھر مورخہ ۲۵/۱۱/۴۹ کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ (چوہدری محمد منیر کلرک اخبار الفضل)

ٹنڈر مطلوب ہیں

حکومت مغربی پنجاب کو اپنے سرکاری گوداموں سے سال رواں کی معقول اوسط درجے کے ۱۵۰۰ ٹن نخود یا اس کے کسی حصے جو سو ٹن سے کم نہ ہو کی خریداری کے لئے بشرح ۷/۸/- روپیہ فی من خریدار کے خرچ پر مشرقی بنگال بھیجنے کے لئے سربمہر لفافوں میں درخواستیں مطلوب ہیں۔ مبلغ ۷/۰/- فی سو بوری اس کے علاوہ وصول کئے جائیں گے حکومت پاکستان چٹاگانگ کے لئے جہازی باربرداری کی ہر ممکن سہولت بہم پہنچائیگی۔ درخواستیں بمعہ ۲۰۰۰/- روپیہ کی رسید خزانہ بطور زربیعانگی قابل واپسی جسے مد "بی" ڈیپارٹمنٹ اینڈ ایڈوانسز اسپینس اکاؤنٹ، کریڈٹ پینڈنگ۔ ایم سی سپینس گرین سپلائی سکیم (۱) ریپیمنٹ آف ایڈوانسز کے تحت جمع کیا جائیگا۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء تک ڈائرکٹر فوڈ پرچیزز مغربی پنجاب لاہور کو پہنچ جانی چاہئیں۔ ۱۶ دسمبر کو ۴ بجے شام درخواستوں پر غور اور ۱۷ دسمبر کو فیصلہ کیا جائیگا۔ کامیاب خریداروں کو تمام مال سرکاری گوداموں سے ۱۵ دن کے اندر اندر بہ ادائیگی قیمت اٹھانا ہوگا۔ بصورت دیگر زربیعانگی ضبط کر لی جائیگی۔ جو اشخاص جلد اور بڑی مقدار میں مال اٹھانے کی درخواست کریں گے۔ انہیں ترجیح دی جائے گی۔

ایس عالمگیر

ڈائرکٹر فوڈ پرچیزز و ڈپٹی سیکرٹری حکومت مغربی پنجاب

جنوبی افریقہ سے پاکستان اور ہندوستان کے مذاکرات

پرٹیوریا ۷ دسمبر۔ توقع کی جا رہی ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے ساتھ مجوزہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں ۶ فروری کو منعقد ہونے والے ابتدائی مذاکرات میں جنوبی افریقہ کی نمائندگی وزیر اعظم میلان اور وزیر داخلہ ڈونجز کریں گے۔ سیاسی حلقے اس امر پر زور دے رہے ہیں کہ ان مذاکرات کی نوعیت ایک رسمی گول میز کانفرنس کی نہیں ہوگی۔ جس کی اقوام متحدہ نے ہدایت کی ہے۔ بلکہ اس وقت ایسی کانفرنس کے انعقاد کے لئے زمین ہموار کی جائے گی اور شاید ایجنڈا بھی تیار کر لیا جائے گا۔ (اسٹار)

کئی ہندوستانی ڈربن جیل میں قید ہیں

ڈربن ۷ دسمبر۔ جریدہ انڈین اوپینین کی اطلاع کی اطلاع کے مطابق چار ہندوستانی مہاجر ڈربن کے جیل خانہ میں اب تک قید ہیں۔ اگرچہ قید کی مدت ختم ہو چکی ہے۔ ان میں سے ایک کو گذشتہ اکتوبر کے وسط میں رہا ہو جانا چاہیئے تھا۔ قانوناً قید کی مدت ختم ہوتے ہی ان چاروں کو امیگریشن ڈیٹنشن بیرکس میں جہاں حالات جیل سے بہتر ہیں اس وقت تک کے لئے منتقل کر دینا چاہیئے۔ جب تک کہ انہیں وطن واپس بھیج جا سکے۔ کہا جاتا ہے کہ امیگریشن آفس نے اب تک اس درخواست کا کوئی جواب نہیں دیا ہے جو ان چاروں کے جیل سے منتقل کرنے کے متعلق ان کو بھیجی گئی تھی۔ (اسٹار)

بلوچستانی قبائلی فیڈریشن

کوئٹہ ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ یہاں ۱۲ دسمبر کو بلوچستان قبائلی فیڈریشن کی ورکنگ کا اجلاس منعقد ہوگا یہ کمیٹی صوبے کے آئندہ انتخابات کے متعلق امور پر غور کرے گی۔

(اسٹار)

بلوچستان کیلئے گشتی ہسپتال

کوئٹہ ۷ دسمبر۔ یہاں معلوم ہوا ہے کہ صوبہ میں ڈاکٹروں کی قلت کا مقابلہ کرنے کے لئے صوبائی محکمہ صحت نے تربت اور لورالائی دو اضلاع کے سپرد دو گشتی ہسپتال کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ (اسٹار)

مشین طالب علموں کی مدد کرے گی

نیویارک ۷ دسمبر۔ امریکہ میں ایک چھوٹی سی مشین ایجاد ہوئی ہے جو کتاب کے صفحے کا فوٹو اتار لیتی ہے چاہے وہ صفحہ جلد کے اندر ہی کیوں نہ مڑا ہوا ہو۔ توقع ہے کہ اس مشین سے ان طالبعلموں کو بڑی مدد ملے گی۔ جو نایاب کتابوں کی ہاتھ سے نقل کرنے میں اپنے طویل گھنٹے ضائع کرتے ہیں۔

گندم آٹے اور چاول کے پرچون نرخ

لاہور ۷ دسمبر۔ راشننگ کنٹرولر لاہور نے ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء کیلئے لاہور کے راشن بند حلقہ میں گندم آٹے اور چاول کے پرچون نرخ حسب ذیل مقرر کئے ہیں۔

	روپیہ	آنے	پائی	
گندم	۱۱	۱۵	۶	فی من
آٹا	۱۲	۱۲	۰	〃
چاول درجہ اول	۲۷	۳	۶	〃
چاول درجہ دوم	۱۹	۰	۶	〃

کیوبہ کھانڈ کا نرخ

لاہور ۷ دسمبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لائلپور نے کمالیہ کیلئے کیوبہ کھانڈ کے تھوک و پرچون نرخ بالترتیب ۴۳ روپے ۱۴ آنے ۱ پائی۔ ۴۹ روپے ۲ آنے ۱ پائی فی من مقرر کئے ہیں۔ پرچون نرخ ۱۵ آنے ۹ پائی فی سیر ہوگا۔ کمالیہ کے نواحی دیہات کے لئے باربرداری کا واجبی خرچ ان نرخوں کے علاوہ ہوگا۔

لنڈن میں عید میلاد کی تقریبات

لنڈن ۷ دسمبر۔ اگرچہ اس سال یوم عید میلاد ۳۱ دسمبر کو ہوگا لیکن لنڈن کا اسلامی ثقافتی مرکز اس کی تقریبات ۳۰ دسمبر کو منائے گا تاکہ وہ عیسائیوں کی سال نو کی شام کی تقریبات کے ساتھ نہ ہوں۔ خیال ہے کہ شاہ فاروق کی جانب سے قرآن مجید کے نسخوں کے تحفے بروقت پہنچ جائیں گے اور مرکز کے ڈائریکٹر تقریبات کے دوران میں ان کی تقسیم کا اعلان کر دیں گے۔ (اسٹار)

عرب قریہ پر یہودی حملہ

قاہرہ ۷ دسمبر۔ عمان کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ یہودیوں نے بلا کسی اشتعال کے اچانک فلسطین کے عرب حصہ میں ایک عرب قریہ ملبون پر حملہ کر دیا اور بہت سے دیہاتیوں کو ہلاک کر دیا اور باقیوں کو ان کی منقولہ املاک پر قبضہ کر کے بھگا دیا۔ لیجنۃ العربیہ دیہاتیوں کی مدد کو پہنچی اور اس نے یہودیوں کو بھگا دیا اور عربوں کو واپس ان کے گھروں میں پہونچایا۔

اردن کی وزارت خارجہ نے سرکاری طور پر مسٹر ٹرانگو ولی اور فلسطین کے مفاہمتی کمیشن سے احتجاج کیا ہے۔ (اسٹار)

اقوام متحدہ کو کرسمس تک مسئلہ کشمیر کو طے کر دینا چاہیئے

سردار ابراہیم کا بیان

لندن ۷ دسمبر۔ سردار محمد ابراہیم خاں صدر حکومت آزاد کشمیر نے کل شام ایک ملاقات کے دوران میں اسٹار کے نمائندہ کو بتایا کہ اگر سلامتی کونسل واقعی معاملہ کو سلجھانے کا ارادہ کرے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ کشمیر کا مسئلہ کرسمس کے قبل ہی طے نہ ہو جائے۔" اسکے فوراً ہی بعد سردار محمد ابراہیم بذریعہ طیارہ لیک سکسیس روانہ ہو گئے۔ سردار محمد ابراہیم نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ کا کشمیر کمیشن اپنی رپورٹ پیش کرنے کے ۱۶ دسمبر تک لیک سکسیس پہنچ جائے گا۔ امید کی جاتی ہے کہ سلامتی کونسل اسی وقت کشمیر کے مسئلہ پر مباحثہ شروع کر دے گی۔ اور اسے سال نو کے لئے ملتوی نہ کرے گی۔ اگر وہ چاہے تو ایک ہفتہ کے اندر مسئلہ طے ہو سکتا ہے۔ اس لئے کہنے کی جتنی باتیں تھیں وہ سب کہی جا چکی ہیں۔ اور اب طویل تقریروں کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔ اب تو اصل ضرورت تنازعہ کے حل کی ہے نہ کہ مسائل کے دہرائے جانے کی"۔ اس سوال کے جواب میں کہ آیا وہ خود سلامتی کونسل میں شریک ہوں گے، سردار ابراہیم نے کہا کہ "اگر مجھ سے تقریر کے لئے کہا گیا تو میں ضرور تقریر کروں گا میں اس کے لئے تیار ہوں۔ لیکن جیسا میں نے بتایا میرے خیال میں اب تقریروں کا وقت ختم ہو چکا اب تو سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اسے کون قدم اٹھانا چاہیئے۔ یہ غیر معین التوا اہالیان کشمیر کے لئے بہت ہی نقصان دہ ہے اور اب کشمیریوں کی بے چینی بڑھتی جا رہی ہے۔"

سردار ابراہیم نے اپنا بیان جاری رکھتے ہوئے کہا کہ "ولایت پہنچنے کے بعد میں بہت لوگوں سے ملا ہوں۔ لیکن سر مسٹر نوئیل بیکر سے تعلقات دولت مشترکہ کے دفتر میں ایک دوستانہ ملاقات کے میں وزیروں سے ملنے سے احتراز کرتا رہا ہوں۔ چونکہ وہ پاکستان کا کام ہے۔ لیکن میں اکثر با اثر اصحاب سے ملا ہوں اور ان کا یہ خیال ہے کہ مسئلہ کشمیر کے متعلق پنڈت نہرو اپنے نظریات بار بار بدلتے رہے ہیں۔ ان لوگوں کا یہ کھلا خیال ہے کہ ہندوستان تصفیہ کی راہ میں عمداً دشواریاں پیدا کر رہا ہے۔ تاکہ موجودہ حالات اتنے عرصہ تک قائم رہ جائیں کہ انہیں ہی حقیقی مان لیا جائے ان لوگوں کی میں نے یہ سچی خواہش بھی پائی۔ کہ اس نزاع کا جلد از جلد تصفیہ ہو جانا چاہیئے" اگر سلامتی کونسل واقعی کوئی تصفیہ کرا سکی۔ تو لنکا میں ہونے والی دولت مشترکہ کے وزراء خارجہ کی کانفرنس کی فضا میں ایک خوشگوار تبدیلی ہو جائیگی

سردار ابراہیم نے اپنا بیان ختم کرتے ہوئے کشمیریوں کو حسب ذیل پیغام دیا۔ "ولایت میں رہنے والے ہزاروں آزاد کشمیری جو زیادہ تر لندن ..... ناٹنگھم اور برمنگھم میں آباد ہیں بڑے خوش ہیں اور آرام سے ہیں۔ میں ان کے مکانوں پر گیا اور ان کے رہائشی حالات دیکھے۔ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال ہوتی ہے۔ جنگ سے قبل میں نے انہیں جس حال میں رہتے دیکھا تھا اب ان کا رہائشی معیار اس سے بلند ہو گیا ہے۔ اپنی باتیں سنکر وہ خوش ہوئے۔ ہمارے مقصد کی خاطر وہ تمام تر قربانیاں پیش کرنے کو تیار ہیں (اسٹار)

مصری انتخابات میں ایک ہزار امیدوار

قاہرہ ۷ دسمبر۔ جنوری میں شروع ہونے والے مصری انتخابات کے لئے نامزدگیاں بند ہو گئیں انتخابات میں تقریباً ایک ہزار امیدوار ہیں جو ایک ریکارڈ تعداد ہے۔ وفد پارٹی کے جس نے ۱۹۴۴ء میں انتخابات کا بائیکاٹ کیا تھا ۳۱۸ نشستوں کے لئے ۲۹۷ امیدوار ہیں۔ اس کے لیڈر نحاس پاشا بلا مقابلہ کامیاب ہو جائیں گے (اسٹار)

برطانیہ اور مصر میں تجارت

لندن ۷ دسمبر۔ اس سال کے اول نو مہینوں میں مصر نے کل ۲،۷۴،۱۹،۷۶ ۲ پونڈ کا مال برطانیہ کو ارسال کیا۔ گذشتہ سال اسی مدت میں جو سامان برآمد کیا گیا تھا۔ اسکے مقابلے میں اس سال ۷ لاکھ پونڈ کی کمی واقع ہوئی۔ ۱۹۴۷ء کے مقابلے میں البتہ یہ مالیت دوگنی ہے۔ اس سال ستمبر کے آخر تک برطانیہ نے مصر کو ۱،۷۱،۰۵،۸۰،۲ پونڈ کی مالیت کا مال برآمد کیا۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں دس لاکھ پونڈ کی مزید مالیت کا اور ۱۹۴۷ء کے مقابلے میں ۹۰ لاکھ پونڈ کی مالیت کا مزید مال بھیجا گیا۔

مصر نے جس مالیت کا سامان برطانیہ کو برآمد کیا اس میں سے تنہا خام روئی ۱،۶۷،۳۸،۲۵،۲۰ پونڈ مالیت کی تھی۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں اس سال روئی کی برآمد میں کافی کمی واقع ہو گی۔ پچھلے سال کے اول دس ماہ میں ۳ کروڑ چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ کی روئی برآمد کی گئی تھی ۱۹۴۷ء کے مقابلے میں یہ مقدار تین گنا زیادہ ہیں۔ (اسٹار)

ہیمبرگ ۷ دسمبر۔ سائبیریا میں کام کرنے کے لئے جرمن رضاکاروں کا آج ہیمبرگ سے بذریعہ بحری جہاز روانہ ہوگا۔ کل ۱۳۰۰ افراد وہاں عمارتی کام کرنے کے لئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)